

سر کھولے اپنے لال کو روتی ہے فاطمہ

سر کھولے اپنے لال کو روتی ہے فاطمہ
 عاشور میں حسین کو کھوتی ہے فاطمہ
 زہراء کے پھول کربل میں مُرجھا کے رہ گئے
 بن پانی تپتی دھوپ میں گُلا کے رہ گئے
 منظر یہ دیکھ دیکھ کے گڑھتی ہے فاطمہ

یا رب یہ میرے بچے کا کیا حالِ نزار ہیں
 نر خون سے چُورِ جسم ہے دل بے قرار ہے
 رو رو کے یو دھائیٰ ان دیتی ہے فاطمہ

ہنگامِ عرشِ پر ہے تلاطم ہے فرش پر
 سجدے میں کٹ رہا ہے سبطِ نبی کا سر
 گودی میں اپنے لال کو لیتی ہے فاطمہ

سرطشت میں حسین کا اور تخت پر یزید
 زینب کا سر گھلا ہوا دربار میں تھی عید
 خطبہ بھی ایسے جیسے کے پڑھتی ہے فاطمہ

زہراء تڑپ کے مروتی ہے میدانِ حشر میں
 تن پر پسر کے سر نہیں میدانِ حشر میں
 اور غم سے نعرہ اہ کا بھرتی ہے فاطمہ

عالی قدر اُس مجلس کی داعی ہو جلوہ گر
 تختِ حسین پر ہو اور غم کرتے ہو نشر
 اُس مجلسِ حسین میں ہوتی ہیں فاطمہ

بُرہانِ دین کا واسطہ رب سے دُعاء یہ کر
 زہراء کی قبر پر ہمیں جانا نصیب کر
 اب دیکھے کب قبول یہ کرتی ہے فاطمہ

